مسجد دینی نظام کا مرکز اور اسلامی تہذیب کا گہوارہ ہوتی ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْمَسَاجِدَ لِلطَّاعَاتِ مَنَارَةً، وَلِلْمُجْتَمَعَاتِ دَلِيلَ تَقَدُّمٍ وَحَضَارَةٍ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ**: فَاتَّقُوا اللَّهَ عِبَادَ اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ**)[1].

میرے اسلامی بھائیو! اور عزیز دوستو! باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے:(**فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ**)[2] جن گھروں کے بارے میں اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کو بلند مقام دیا جائے اور ان میں اللہ کے نام کا ذِکر کیا جائے ان میں (اللہ کے نیک بندے) صبح و شام تسبیح کرتے ہیں، پس مسجدیں اللہ کا گھر ہیں اور

(١) الحشر: ١٨.
(٢) النور: ٣٦.

پوری روئے زمین میں اللہ تعالیٰ کو یہ سب سے زیادہ محبوب ہیں جیساکہ نبی رحمۃٌ لِّلعٰلمِین ﷺ کا ارشاد ہے: «أَحبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا»[(١)]. اللہ کے نزدیک آبادیوں کی سب سے محبوب جگہ وہاں کی مسجدیں ہیں، اور یہ مساجد اطاعت وعبادتِ ربانی اور ذکر ومناجاتِ الٰہی کا مرکز ہیں نیز تلاوتِ قرآن کا مقام ہیں جنکی بدولت بندے کو سکون واطمینان نصیب ہوتا ہے اور اقوال وافعال میں انضباط اور پابندی کی تعلیم وتوفیق ملتی ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ»[(٢)]. یہ (مسجدیں) تو اللہ عزوجل کے ذِکر، نماز کی ادائیگی اور قرآن کی تلاوت کیلئے ہیں، لہذا ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ کے گھروں کی تعظیم کریں نیز انکے حقوق اور ان کی قدر ومنزلت کو پہچانیں پس ہم ان میں نمازوں کا اہتمام کریں کیونکہ باری تعالیٰ نے مسجدوں کو آباد رکھنے والوں کے ایمان واخلاص کی اس طرح گواہی دی ہے: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ﴾[(٣)]. اللہ کی مسجدوں کو تو وہی لوگ آباد کرتے ہیں

---

(١) مسلم: ٦٧١.
(٢) مسلم: ٢٨٥.
(٣) التوبة: ١٨.

جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے ہوں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں

مساجد کے تقدس کا شعور رکھنے والو! مسجدوں کی تعظیم و تکریم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مسلمان بندہ اپنے گھر میں پاکی اور صفائی حاصل کرے، عمدہ کپڑے پہنے اور اچھی صورت وہیئت میں نیز پاکیزہ خوشبو لگاکر مسجد میں حاضر ہو اور باری تعالی کے اس فرمان پر پوری طرح عمل کرے: ﴿يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾[1]. اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت اپنی آرائش وزینت اختیار کیا کرو اسی طرح نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی پابندی کرے «فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ مَنْ تُزُيِّنَ لَهُ»[2]. یقیناً اللہ تعالی اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کی (عبادت وبندگی) کیلئے طہارت و زینت اختیار کی جائے بلاشبہ ایک مومن بندہ مکمل یقین وایمان اور سکون و وقار کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوتا ہے جسکی برکت سے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اس کے درجات بلند ہوجاتے ہیں جیساکہ رسولِ رحمت ﷺ کی بشارت ہے: «مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ؛ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ

---

(١) الأعراف: ٣١.
(٢) البيهقي في السنن الكبرى: ٢/٢٣٦ .

اللَّهِ؛ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً»[1]. جو بندہ اپنے گھر میں پاکی وصفائی حاصل کرے پھر اللہ کا متعین فرمایا ہوا کوئی فرض ادا کرنے کیلئے اسکے کسی گھر یعنی مسجد جائے تو اسکے ہر دو قدم میں سے ایک قدم پر ایک خطا معاف ہوتی ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے ایک مسلمان مسجد میں داخل ہونے کے بعد جن آداب کی رعایت کی خواہش رکھتا ہے ان میں مسجد کی صفائی ستھرائی کا دھیان اور اس کی نظافت وخوشبو کا اہتمام بھی شامل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں مسجدوں میں خوشبو کے استعمال کا اور اس کی صفائی ستھرائی کا حکم دیا ہے[2] تاکہ ہماری مسجدیں ایمان وعبادت کا گہوارہ اور نظام وتہذیب کا مظہر ہوں یا اللہ! عمدہ سلوک اور بہتر عمل کے ذریعے ہمیں مسجدوں کی حفاظت ونظافت کی توفیق دیدے اور اندر باہر ہر جگہ ان کے تقدس وآداب کی رعایت کرنے والا بنادے ٭٭

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) مسلم: ٦٦٦.
(٢) أبو داود: ٤٥٥، والترمذي: ٥٩٤.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

مساجد کے تئیں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنے والو! یقیناً مسجدیں ایمان کا مینار اور اسلامی تہذیب کا واضح نشان ہیں اسلام میں ان کا ایک خاص تقدس ہے جس کی رعایت ضروری ہے اور ان کا بڑا عظیم مرتبہ ہے جس کا احترام لازمی ہے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾[1]. جو شخص اللہ کے شعائر اور یادگاروں کی تعظیم کرے گا تو اسکی یہ تعظیم قلوب کے تقوی کی بدولت ہوتی ہے تقدسِ مسجد کے احترام کا تقاضا ہے کہ اس کے حمامات اور وضوخانوں کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے، اس کی تمام موقوفہ املاک کے ساتھ صحیح برتاؤ کیا جائے، اس کی ظاہری رونق وزینت کی حفاظت کی جائے، اس میں تمام احتیاطی تدابیر کی پابندی کی جائے اور مسجدوں کو ہر ایسے عمل اور ہر ایسی چیز سے محفوظ رکھا جائے جو ان کی عظمت واحترام کے لائق نہیں ہیں پس داخلے کی جگہوں اور مساجد کے دروازوں پر جوتے چپل بلا ترتیب نہ

(١) الحج: ٣٢.

رکھے جائیں کیونکہ یہ عمل مسجد کے حسن و جمال کو خراب کردیتا ہے اور منظر کو بدنما بنادیتا ہے نیز مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت نمازیوں کو دشواری ہوتی ہے اسی طرح مسجدوں کے سامنے نظام کے خلاف بلاترتیب گاڑیاں نہ کھڑی کی جائیں کیونکہ اس سے نقل و حرکت میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور گاڑی کے مالک کو جرمانے کا سامنا ہوجاتا ہے مزید اس سے راستے کے اصول و حقوق متاثر ہوتے ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں راستے کے آداب کی تعلیم فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہے: «أَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا»[١]. راستے کو اس کا حق دیا کرو، آیئے بارگاہ رب العزت میں دعا کریں کہ اِلٰہَ العٰلمین: کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت کر دے اور ہمارے معاشرے ہمارے ملک سے نیز پوری دنیا سے اس وبا کا خاتمہ کردے ** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ؛ وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ فَضْلَكَ وَنِعَمَكَ، وَزِدْهَا مِنْ عَطَائِكَ وَكَرَمِكَ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ**

---

(١) متفق عليه.

الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد وَنَائِبَهُ ووَلِيَّ عهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ.

اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ، ارْفَعْ عَنَّا الْوَبَاءَ، وَادْفَعْ عَنَّا الْبَلَاءَ، وعَافِنَا مِنْ كُلِّ دَاءٍ، وَامْنُنْ عَلَى جَمِيعِ الْمَرْضَى بِالشِّفَاءِ، يَا مُحَقِّقَ الرَّجَاءِ، يَا مَنْ لَا يُعْجِزُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاحْفَظْ أُسَرَنَا وَمُجْتَمَعَنَا، وَأَدِمِ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَعَلَى سُكَّانِ الْعَالَمِ مِنْ حَوْلِنَا.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.